ایک وقت کا کھانا چھوڑنے کی طاقت

Power Of A Missed Meal

''ہر تنظیم میں کئی مفاد رکھنے والے افراد (اسٹیک ہولڈرز) ہوتے ہیں۔ ہمارے ادارے میں ان میں فیکلٹی ممبرز، آفس میں کام کرنے والے، طلبہ، بورڈ ممبرز، ایم ایچ آر ڈی کے نمائندے شامل تھے۔ ہر ایک کی اپنی اپنی امیدیں تھیں اور جانے یا انجانے میں مسائل پیدا ہو جاتے تھے، جن سے نمٹنا میرے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ ساری چیزیں ایک ساتھ نہیں ہوئیں''، ڈائریکٹر نے کہا۔

''چار سال ڈائریکٹر کے عہدے پر تعیناتی کے بعد، میں خوش تھا کہ کئی رکاوٹوں کے باوجود بھی ادارہ ترقی کر رہا تھا اور ہمارے ارادے کے سارے اسٹیک ہولڈرز خوش تھے، بغیر کچھ آفیسرز کے، جو ایسے عہدوں پر ترقی چاہتے تھے جو موجود ہی نہیں تھے، اور ایم ایچ آر ڈی بھی مختلف اداروں کے ڈائریکٹرز کی درخواستوں کے باوجود نئے اعلیٰ عہدوں کے قیام پر آمادہ نہیں تھا۔

لیکن ایک صبح اچانک ایک ایسا واقعہ ہمارے ساتھ پیش آیا جس کی ہم نے امید بھی نہیں کی تھی، جس نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا۔ ہم نے سیکیورٹی اور ہاؤس کیپنگ کے لیے ایک ٹھیکے کا اشتہار دیا تھا۔ چھ سال پہلے جس ایجنسی نے ان دونوں خدمات کی ذمہ داری لی تھی، اس نے تین سال پہلے معمولی اضافے کے ساتھ معاہدے کی تجدید پر رضامندی ظاہر کی تھی، لیکن اب وہ اس کو جاری رکھنے سے ہچکچا رہی تھی کیونکہ اسٹاف سراپا احتجاج تھا، پچاس فیصد ماہانہ تنخواہ بڑھانے کے لیے۔ جیسا کہ کہا جا رہا تھا، یہ چار بڑی قومی سیاسی جماعتوں کے مقامی رہنماؤں اور کچھ اندر کے لوگوں کے اکسانے پر کیا جا رہا تھا۔ ادارے کی اسٹاف یونین کے ایک عہدیدار نے مجھے پہلے ہی بتایا تھا ''یہ لوگ ہمیں احتجاج کے لیے اکسا رہے ہیں''، ''اس لیے ہم نے دونوں خدمات کے لیے نئی عرضیاں جاری کیے''، انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

''عرضیوں کے لیے درخواستیں نکالی گئی اور ان کا جائزہ لینے کے لیے اور سفارشات پیش کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی کہ کن کو معادے دیے جائیں۔ کمیٹی نے دو پارٹیوں، ایس 1 اور ایس 2 کو منتخب کیا بات چیت کے لیے، کیونکہ انہوں نے بالترتیب سیکیورٹی اور ہاؤس کیپنگ کے لیے سب سے کم بولی دی تھی۔ چھوٹا شہر اور کل آبادی پانچ لاکھ ہونے کی وجہ سے پچھلی ایجنسی کے سارے کام کرنے والے آس پاس کے ہی لوگ تھے۔ نئی ایجنسی کی نظر بھی ان پر ہی تھی، باہر سے سیکیورٹی گارڈز اور صفائی والے لانا ممکن نہیں تھا۔

مسئلہ یہ تھا کہ سیکیورٹی اور ہاؤس کیپنگ دونوں کمپنیاں موجودہ افرادی قوت کو دو تہائی تک کم کرنے کی مانگ کر رہے تھے۔ دوسری

طرف، مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے مزدور، مقامی سیاست دانوں کے اکسانے پر، اپنی ماہانہ تنخواہ میں پچاس فیصد اضافے کا مطالبہ کر رہے تھے، (جو کم سے کم مزدوری کے قانون کے تحت مقرر ہوتی ہے)۔ ادھر مرکزی حکومت نے بھی ایک سرکلر جاری کیا تھا جس میں مرکزی سرکار کی مالی معاونت حاصل کرنے والے اداروں کو اخراجات میں دس فیصد کمی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

سیکیورٹی سے جڑے مسئلے کو بہت ہی پر امن طریقے سے حل کیا گیا تھا، کیونکہ اس کو حل کرنے والا سابق آرمی کرنل تھا۔ لیکن صفائی کا کام کرنے والوں کا مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا، کیونکہ عوامی سطح پر ان کا کوئی مضبوط نگران نہیں تھا۔ اس مقصد کے لیے چنے گئے ایک نوجوان کو بیرونی یونینز نے سنگین نتائج (جان سے مارنے) کی دھمکی دی تھی اگر اس نے ادارے میں قدم رکھا۔ اس وجہ سے مسئلہ حل نہ ہو سکا اور تقریباً پندرہ دن تک صفائی کا کام کرنے والے کام پر حاضر نہیں ہوئے۔ اس دوران ادارہ گندگی سے بھر گیا اور وہاں بدبو آنے لگی، کوئی حل بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

اسی دوران کچھ مقامات پر دہشت گردانہ حملوں کی وجہ سے مرکزی حکومت نے یہ ہدایت جاری کی کہ ادارے میں کسی بھی غیر مجاز شخص کو ادارے میں داخلے کی اجازت نہ دی جائے۔ چونکہ صفائی کا کام کرنے والوں کو (ایس 2) کی جانب سے ابھی تک باقاعدہ طور پر ملازمت پر نہیں رکھا گیا تھا، اس لیے ادارہ انہیں داخلے کے پاس جاری نہیں کر سکا۔

مسئلہ اور گرم ہوا اور ایک صبح اس سے جڑے افسر نے گھبراہٹ میں ڈائریکٹر کو فون کیا اور اطلاع دی کہ تمام صفائی کا کام کرنے والے مرکزی دروازے پر جمع ہو گئے ہیں اور چار یونین لیڈروں کی حمایت سے زبردستی اندر داخل ہونے کا منصوبہ بنا رہے ہیں، جنہیں شدت پسند سمجھا جا رہا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ غصہ اتنا ہے کہ امن و امان کا بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے اور ادارے کی املاک کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اچانک صورتحال سنگین سے سنگین تر ہو گئی اور ایسا لگنے لگا کہ حالات قابو سے باہر ہو رہے ہیں۔ ایس 1 کا کمانڈر، جو ڈائریکٹر کے ساتھ بیٹھا تھا، نے ڈائریکٹر کو یہ صلاح دی کہ وہ ہنگامی طور پر وزارت داخلہ سے درخواست کرے کہ وہ پیراٹروپرز کو فضائیہ سے بھیجے تاکہ ''کلاس'' کیمپس کو بچایا جا سکے۔ ہم نے اپنی منسٹری سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس دن ایک اہم نشست کی وجہ سے وزراء اور افسران سے رابطہ نہیں ہو پایا۔ ہم نے پھر (وزیر داخلہ) کے سیکرٹری کو فیکس کیا۔ لیکن منسٹری نے سی آئی ایس ایف پیراٹروپرز نہیں بھیجے، بلکہ ریاستی حکومت کے ڈی جی پی کو ہدایت دی کہ وہ جلدی مدد کے لیے پہنچیں۔ دوپہر کے وقت علاقے کے آئی جی پی ادارے پہنچ گئے اور انہوں نے ہمیں حفاظت کی یقین دہانی کرائی۔ اس کے علاوہ انہوں نے پولیس کی گاڑیاں اسلحہ سے لیس ناریل کے درختوں اور جھاڑیوں کے پیچھے تعینات کیں۔ اس سے مجھے تحفظ کا احساس ہوا اور مجھ میں ہمت آ گئی اس صورتحال سے نمٹنے کی۔ لیکن مسئلے کا بس یہی حل نہیں تھا۔ اس تعطل کو ختم کرنا ضروری تھا۔

سیکیورٹی انچارج افسر ڈائریکٹر سے کہہ رہے تھے کہ وہ باہری یونین کے چار اہم لیڈروں سے مل کر مسئلے پر بات کرے۔ ڈائریکٹر ہچکچا رہے تھے کیونکہ ان کو کوئی اختیار حاصل نہیں تھا کہ وہ ایس 2 کی طرف سے بات چیت کرے۔ لیکن وہ ایک مقامی شہری ہونے کے ناطے مسئلے کا حل ڈھونڈنے کے لیے ملنے کے لیے تیار تھے۔ اگلے دن چاروں یونین لیڈر ملنے کے لیے آئے۔

''ہم نے 11 بجے شروع کیا اور تین مترجم بدل لیے کیونکہ مجھے مقامی زبان نہیں آتی تھی اور انہیں انگریزی اور ہندی سمجھ میں نہیں آتی تھی، جو میں جانتا تھا''۔ مسئلے کا حل ملنا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ یونین لیڈرز انفرادی معاہدوں پر دستخط کرنے پر تیار نہیں تھے، جو ایس 2 کی کمپنی کی روزمرہ کی شرط تھی۔ یونین مجھ سے یہ چاہتی تھی کہ میں یہ وعدہ کرلوں کہ کسی کو نکالا نہیں جائے گا، جس پر میں رضامند نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ معاہدے میں دو شرائط تھیں: ایک نظم وضبط کی خلاف ورزی پر نکال دینے کا عمل، اور دوسرا ضرورت پڑنے پر کچھ اضافی کام کرنے والوں کو ایس 2 کے دوسرے محکموں میں تعینات کرنا۔ میں ان دونوں شرائط میں سے کسی کو ختم کرنے کے حق میں نہیں تھا، کیونکہ مجھے کوئی اختیار حاصل نہیں تھا۔ ڈائریکٹر نے کہا

تین گھنٹے تک تعطل برقرار رہا اور دو بجے میرے آفس اسسٹنٹ نے مجھے یاد دلایا کہ دوپہر کے کھانے کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ انتظار کرے۔ تین بجے اس نے پھر پوچھا اور دوپہر کے کھانے کا انتظام آفس میں کیا۔ چار بجے یونین لیڈرز نے مجھے دوپہر کا کھانا کھانے کی درخواست کی۔ پانچ بجے پھر انہوں نے کہا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا انہوں نے کھانا کھالیا ہے۔ انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔ پانچ بج کر تیس منٹ پر انہوں نے پھر درخواست کی۔ میں غمگین تھا۔ ''یہ چالیس کام کرنے والے، جو اس ادارے کی خدمت چھ سال سے کر رہے ہیں، انہوں نے دوپہر کا کھانا نہیں کھایا ہے، اور تم سب، جو ان کی نمائندگی کرنے کا ناٹک کر رہے ہو، تم نے دوپہر کا کھانا بھی کھالیا ہے۔ میں کیسے کھانے کو حلق سے نیچے اتار سکتا ہوں؟ میں یہ نہیں کر پاؤں گا'' ڈائریکٹر نے کہا۔

چھ بجے شام چاروں لیڈر مان گئے اور انہوں نے کہا ''ہم ہر بات ماننے کے لیے تیار ہیں۔ ہم آپ پر بھروسہ کرتے ہیں، لیکن ہم ایک گزارش کرنا چاہیں گے۔ مہربانی کر کے مزدوروں سے ملیے اور انہیں کہیے کہ وہ نکالے نہیں جائیں گے، عملے میں کمی کرنے کی وجہ سے، جیسا کہ ایس 2 نے مشورہ دیا تھا۔ وہ سب اپنے اپنے ایگریمنٹ پر دستخط کریں گے اور پچاس فیصد اضافے کا مطالبہ بھی واپس لے لیں گے۔ ان سب کو آپ پر بھروسہ ہے۔ مہربانی کر کے یہ بارے میں انتظامیہ اسٹاف کو کچھ نہ بتایئے گا اور مہربانی کر کے اب دوپہر کا کھانا کھالیجیے''۔ ''میں نے کام کرنے والوں سے ملنے پر رضامندی ظاہر کی، لیکن ساتھ میں یہ بھی واضح کیا کہ میں سروس فراہم کرنے والوں سے درخواست کر سکتا ہوں، لیکن کوئی ضمانت نہیں دے سکتا'' ڈائریکٹر نے کہا

اگلے دن صبح آٹھ بجے (دفتر کھلنے سے پہلے، نو بجے)، سب لوگ نئے ڈائننگ ہال کی اوپری منزل پر، جو ادارے کی بلندی پر واقع تھا، جمع ہوئے۔ ہر ایک نے ایگریمنٹ پر دستخط کیے، سیکیورٹی پاس لیا، چائے کی ایک پیالی پی اور نو بجے اپنے کام پر چلے گئے جب ادارے کے دفتر کھل گئے۔

''مجھے کبھی یہ احساس نہیں ہوا تھا کہ دوپہر کا کھانا چھوڑ دینے کی طاقت گولیوں اور بندوق کا متبادل بن سکتی ہے، لیکن اب میں سمجھ سکتا ہوں کہ گاندھی جی کے (انشن) بھوک ہڑتال میں وہ طاقت کیوں تھی جس نے ہندوستان کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا'' انہوں نے بات کو ختم کرتے ہوئے کہا۔

سوال: یہ طریقہ آج کے ہندوستانی اداروں میں کس حد تک اور کن حالات میں کام کر سکتا ہے؟